شوال ذوالقعدہ ۱۴۴۵ھ / اپریل مئی ۲۰۲۴ء جلد ۲ شمارہ ۹

ماہنامہ

برکاتِ اکابر کراچی

خانقاہ غرفۃ السالکین کراچی کا ترجمان

از فیضان

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

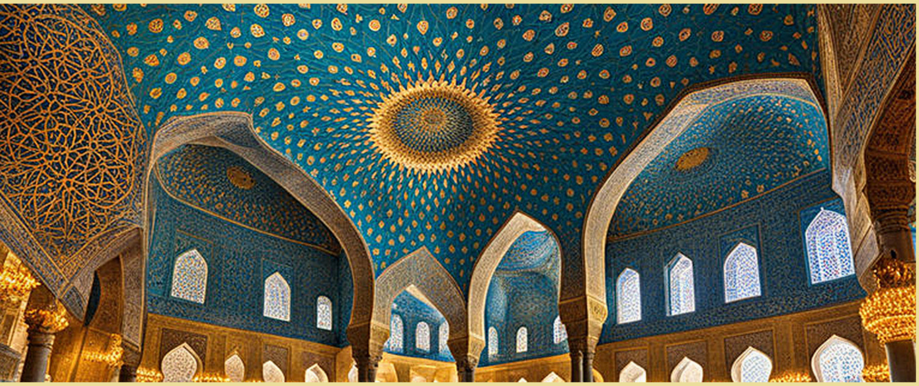

ماہنامہ

برکاتِ اکابر

غُرفۃُ السالکین C-96 گلستانِ جوہر بلاک 2، نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ نمبر 2، کراچی

پی او بکس: 18778 پوسٹ کوڈ: 75290 فون: +92 021 34030643

HazratFerozMemon.org | Barkaat-e-Akabir@Ghurfa.org

اصلاحی مجالس کی ترتیب

عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مُجاز بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہفتہ وار بیانات

جمعرات
مرکزی بیان
مغرب تا عشاء

جمعہ
جمعۃ المبارک بیان
12:30 دوپہر

اتوار
دینی و اصلاحی بیان
11:30 دوپہر

روزانہ مجالس

بعد فجر | بعد عشاء

دورۃ القرآن الکریم و علومہ

ہر جمعۃ المبارک صبح 7 تا 9

خادم القرآن الکریم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا مفتی حافظ محمد فرحان فیروز میمن صاحب مدظلہ

ہفتہ وار درسِ قرآن
اتوار بعد ظہر (نماز 1:15 بجے)

روزانہ مجلس
بعد عصر

اصلاحی مکاتبت اور مجالس کے لئے

مسجد اختر C-96 گلستانِ جوہر بلاک 12 نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ نمبر 2 کراچی

پی او بکس: 18778 پوسٹ کوڈ: 75290 فون: 021-34030643-44

خواتین کے لیے بیان سننے کا انتظام: مرکز تربیتِ خواتین B-41 سندھ بلوچ سوسائٹی، میں صرف جمعرات بعد مغرب اور اتوار صبح 11:30 ہے!

Click to Install
موبائل ایپ
Ghurfa
Mobile App

ویب سائٹ: www.HazratFerozMemon.org
ای میل: Ask@HazratFerozMemon.org

تمام بیانات ویب سائٹ پر LIVE سنے جاسکتے ہیں

ماہنامہ

برکاتِ اکابر کراچی

خانقاہ غرفۃ السالکین کا ترجمان

شوال - ذوالقعدۃ ۱۴۴۵ھ / اپریل - مئی ۲۰۲۴ء

از فیضان

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صدیقِ زمانہ، قلندرِ وقت حضرت اقدس شاہ سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ببرکتِ دعا

ترجمانِ اکابر شیخ الحدیث شیخ العلماء عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد المتین صاحب دامت برکاتہم

سرپرست

عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبد اللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

حضرت حافظ ڈاکٹر شفقت عبد اللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

مدیر

حضرت مولانا مفتی فرحان فیروز میمن صاحب مدظلہ

خط و کتابت و ترسیل کا پتہ

غرفۃ السالکین C-96 گلستانِ جوہر بلاک 2، نزد سندھ بلوچ سوسائٹی گیٹ نمبر 2، کراچی

پی او بکس: 18778 پوسٹ کوڈ: 75290 فون: +92 021 34030643

HazratFerozMemon.org | Barkaat-e-Akabir@Ghurfa.org

ترتیب

اداریہ: چمنستانِ مدارس کی بہار .... (۵)

مضامینِ قرآن

خزائن القرآن: شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ...(۶)

مضامینِ حدیث

خزائن الحدیث: شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ...........(۸)

اشعارِ معرفت

میر مرنا نہ حسنِ فانی پر.....شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ.....(۱۱)

اشعارِ عارفانہ کی تشریحِ الہامی: صدیقِ زمانہ حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ................(۱۲)

ملفوظاتِ اکابر

ملفوظات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ..................(۱۵)

مجالس ابرار: محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ..................................(۱۷)

پردیس میں تذکرۂ وطن: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ....(۲۰)

صراطِ مستقیم اور اتباعِ اکابر: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد المتین بن حسین صاحب دامت برکاتہم.........(۲۴)

مضامین ومنتخبات

اس دور کا عظیم فتنہ: اسمارٹ فون: عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبد اللہ میمن صاحب دامت برکاتہم.....(۲۸)

متفرقات

شرعی مسائل کا حل ....مرکز الافتاء والارشاد، مدرسہ سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ، گلستانِ جوہر کراچی...(۳۲)

تربیتِ طالبین خدا: (اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات)..(۳۴)

خانقاہ غرفۃ السالکین کے شب و روز..(۳۶)

اِداریہ

چمنستانِ مدارس کی بہار

مفتی محمد یوسف عباس صاحب
(استاذ مدرسہ سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ گلستانِ جوہر کراچی)

شوال کا مہینہ دینی مدارس میں عام طور سے تعلیمی سال کے آغاز کا مہینہ ہوتا ہے، حفظ و ناظرہ، تجوید و قرأت، درسِ نظامی و تخصصات اور دوسرے شعبے از سرِ نو شروع ہو جاتے ہیں، کلامِ الٰہی کے زمزے، حدیثِ پاک کے نغمے، اور ان سے قلب و روح کی حقیقی سرشاری کی کاوشیں پھر سے جاری ہو جاتی ہیں، گویا چمنستانِ مدارس کی بہاریں اس مہینے میں لوٹ آتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان بہاروں کو قائم و دائم رکھے، اور ان کو بھی باغ و بہار رکھے جوان بہاروں کے قیام و دوام کے لیے، کسی بھی حوالے سے کوشاں ہیں، اور ہمیں بھی اس سلسلے میں اپنا حصہ ڈالنے کی توفیق سے نوازے، کیونکہ ان بہاروں سے ہماری اپنی بہاریں وابستہ ہیں۔

ہم بحمدہ تعالیٰ مسلمان ہیں، ہمیں دولتِ ایمان عطا ہے، ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں، ہماری سچی خوشی اور حقیقی راحت اللہ اور اس کے رسول کے احکام، ایمانی تقاضوں اور اسلامی تعلیمات پر عمل سے وابستہ ہے، اور اسلامی تعلیمات، ایمانی تقاضوں اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے صحیح فہم اور درست آگہی کی دولت ہمیں مدارس ہی سے حاصل ہوگی۔

شریعت کا ہے راستہ مدرسہ
اندھیروں میں روشن دیا مدرسہ
فضائیں کہ مسموم ہیں آج کل
ہے ایسے میں بادِ صبا مدرسہ
یہ اصحابِ صفّہ کا فیضان ہے
ترا مدرسہ یہ مِرا مدرسہ

مدارس کے اس مبارک سلسلے میں بحمدہ تعالیٰ ہمارا مدرسہ، مدرسہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی شامل ہے، چند برس قبل اس کی بنیاد پڑی تو صرف دار الافتاء و تخصص فی الافتاء کا قیام عمل میں آیا، بعد از اں درسِ نظامی کا بھی سلسلہ شروع ہوا جو اب درجہ رابعہ تک پہنچ گیا ہے، تخصص و درسِ نظامی، دونوں ہی شعبے مسجد کے تہہ خانے اور مختلف منزلوں میں قائم تھے، امسال اللہ کے فضل و کرم سے مدرسہ ایک نئی عمارت میں منتقل ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اور جملہ مدارسِ دینیہ کو مزید ظاہری و باطنی ترقیوں سے نوازے، تمام شرور و فتن سے محفوظ رکھے، فیوض و برکات کو عام و تام فرمائے، آمین ثم آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

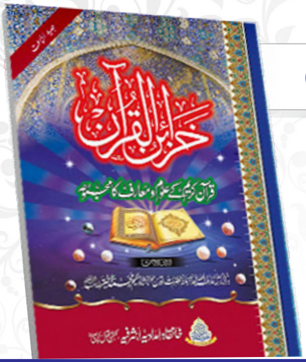

سلسلہ نمبر ۲۱

مضامینِ قرآن

خزائنُ القرآن

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قرآن کریم کے علوم و معارف کا مجموعہ

یُزَکِّیۡہِمۡ سے خانقاہوں کے قیام کا ثبوت

کعبہ کی تعمیر کے ساتھ دونوں پیغمبر علیہما السّلام یہ دعا بھی فرما رہے ہیں کہ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ اور وہ نبی ایسا ہو جو دلوں کا تزکیہ کرے، ان کو پاک کردے۔ کیا مطلب کہ اے اللہ! کعبہ تو ہم نے بنادیا لیکن اگر دلوں کا کعبہ صحیح نہیں ہوگا تو اس کعبہ کی، بیت اللہ کی کوئی قدر نہیں ہوگی۔ آپ کے گھر کی عزت وہی کرے گا جس کا دل صاف ہوگا، جس کے دل میں خدا کا عشق اور محبت ہوگی۔ دیکھا آپ نے! دونوں نبی کعبہ بنانے کے بعد یہ دعا کیوں کررہے ہیں؟ کیوں کہ مسلمان کا دل کعبہ ہے۔ پہلے اس کو غیر اللہ سے پاک کرو۔ اسی لیے کلمہ میں پہلے لا الٰہ ہے کہ دل کو لا الٰہ سے خالی کرو پھر الا اللہ کا نور ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سو ساٹھ بتوں کو کعبہ سے نکال دیا مگر جب تک دل سے غیر اللہ کے بُت نہیں نکلیں گے اس وقت تک یہ دل اللہ تعالیٰ کی عظمتوں کو، کعبہ کی عظمتوں کو نہیں پہچان سکے گا۔ اس لیے مزکّٰی و مصفّٰی اور گناہوں سے توبہ کرکے جو متقی بندے حج کرتے ہیں ان کو کعبہ شریف میں کچھ اور نظر آتا ہے، انہیں کعبہ کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس لیے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام نے درخواست کی کہ ہماری اولاد میں سے ایسا رسول مبعوث فرمائیے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو لوگوں کا تزکیہ کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی اولاد کے لیے دعا کرے کہ اے اللہ! آپ قیامت تک میری اولاد میں ایسے علما ربانی پیدا فرمائیے جو آپ کے دیے ہوئے دین کے باغ کو پانی دیں اور اس کو ہرا بھرا رکھیں، ہمارے مکاتبِ قرآن کو اور ہمارے دار العلوموں کو قائم رکھیں۔

تو یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ سے مکاتبِ قرآن کا ثبوت ہے اور یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ سے مدارسِ علمیہ کے قیام کا ثبوت ہے اور یُزَکِّیۡہِمۡ سے خانقاہوں کے قیام کا ثبوت ہے۔ تزکیہ بھی مقصدِ بعثت

نبوت ہے اور نبوت اب ختم ہو چکی لہٰذا یہ کارِ نبوت آپ کے سچے نائبین و وارثین کے ذریعہ قیامت تک جاری رہے گا۔ خانقاہوں میں دلوں کی صفائی ہوتی ہے، دلوں کو غیر اللہ کے کباڑ خانے اور کچرے سے پاک کیا جاتا ہے، اخلاص پیدا ہوتا ہے۔

میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے ایک تبلیغی مرکز کے بہت بڑے اجتماع میں فرمایا کہ مدرسوں سے، تبلیغی جماعتوں سے اعمال کا وجود ملتا ہے اور خانقاہوں سے اعمال کا قبول ملتا ہے۔ اللہ والوں سے اخلاص ملتا ہے جس کی برکت سے اعمال قبول ہوتے ہیں ورنہ اعمال میں رِیا اور دِکھاوا ہو جائے گا۔ اسی لیے مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب تبلیغ سے واپس آتے تھے تو اپنے بزرگوں کی خدمت میں جا کر دل کی ٹیوننگ اور صفائی کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ مخلوق میں زیادہ خلط ملط سے دل میں غبار سا آجاتا ہے جس کی صفائی میں خانقاہوں میں کراتا ہوں۔ جب موٹر زیادہ چلتی ہے تو پھر ٹیوننگ ضروری ہے یا نہیں؟ ورنہ گرد و غبار سے انجن خراب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دل میں رِیا، دِکھاوا اور بڑائی آجاتی ہے جس کی صفائی خانقاہوں میں ہوتی ہے تو خانقاہوں کا ثبوت یُزَکِّیۡہِمۡ سے ہے۔

تعلیم اور تزکیہ کے تقدم و تأخر کے اسرارِ عجیبہ

میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے پارہ میں تزکیہ مؤخر ہے تعلیمِ کتاب مقدم ہے، اس میں علومِ دینیہ کی عظمت و شرافت کا بیان ہے تاکہ صوفیاء کو علومِ دینیہ سے استغناء نہ ہو اور علمِ شریعت اور طریقت کو مغایر نہ سمجھیں اور پارہ ۴ اور پارہ ۲۸ میں تزکیہ کو مقدم فرما کر علمائے دین کو تنبیہ و ہدایت فرمادی کہ تزکیہ کی نعمت سے تغافل نہ کرنا اور حضرت نے اس کی تمثیل یہ بیان فرمائی تھی کہ جہاں تعلیم مقدم ہے وہاں تحلیہ کی شرافت مقصود ہے جیسے عطر کی شیشی صاف کرنے سے مقصود عطر ہے کہ اس شیشی میں عطر ڈالا جائے اور جہاں تزکیہ مقدم ہے وہاں تخلیہ کی اہمیت مقصود ہے کہ گندی شیشی میں عطر کی خوشبو ظاہر نہ ہوگی۔ اس مثال سے علمائے دین اور صوفیائے کرام دونوں کو ہدایت واضح ہوگئی کہ صوفیائے کرام زندگی بھر صرف قلب کی شیشی نہ دھوتے رہیں، علوم کی بھی فکر کریں جو مظروف ہے اور علمائے کرام علومِ دین کے لیے قلب کی شیشی کے تزکیہ و تطہیر کی فکر کریں، اس سے غافل نہ ہوں۔ سبحان اللہ! میرے شیخ کی یہ تقریر جامعِ شریعت و طریقت ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے فرمایا تھا کہ آپ حاملِ علومِ شریعت اور حاملِ علومِ طریقت ہیں۔

(جاری ہے)

خزائن الحدیث

احادیثِ مبارکہ کے علوم و معارف کا مجموعہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حدیثِ پاک اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تم اگر گناہ سے بچو، اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرو تو تم سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ متقی کو سب سے بڑا عبادت گزار اس لئے فرمایا چونکہ تقویٰ چوبیس گھنٹہ کی عبادت ہے۔ نوافل و ذکر و تلاوت کوئی چوبیس گھنٹہ نہیں کر سکتا لیکن گناہ نہ کرنے کی عبادت چوبیس گھنٹے جاری رہتی ہے۔

حقِّ ربوبیت اور تقاضائے بندگی

خدائے تعالیٰ کو ناراض نہ کرنا حق تعالیٰ کی پرورش اور احسان کا بھی تقاضا ہے اور شرافتِ بندگی کا بھی تقاضا ہے کہ اپنے پالنے والے کو ناراض کر کے ہم لذتوں کو اپنے قلب میں نہ لائیں اور یہ حقیقت وہ ہے کہ لائق بچے بھی جس پر عمل پیرا ہیں کہ محلہ کا کوئی لڑکا اگر کہتا ہے کہ چلو آج سینما دیکھیں، تو شریف بچہ کہتا ہے کہ نہیں! ابّا ناراض ہو جائیں گے۔ اگر وہ کہتا ہے کہ آج ابّا کی فکر چھوڑو، ابّا کو ناراض ہونے دو، تو جو لائق بیٹا ہوتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ ابّا نے ہمیں پالا ہے، ہم تمہارے مشورہ پر عمل کر کے اپنے پالنے والے کو ناراض نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں، سارے عالم کو پال رہے ہیں، وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم ان کو ایک لمحہ کے لئے ناراض نہ کریں۔ وہ سارے عالم کے پروردگار ہیں، سارے عالم کی پرورش کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے اور ہم سب اجزائے عالم ہیں، تو جو سارے عالم کو پال سکتا ہے وہ جزوِ عالم کو نہیں پال سکتا؟ لہٰذا شیطان کی دھمکی سے مت متأثر ہو کہ تم کہاں سے کھاؤ گے، کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کی چال میں آ کر رزق کے معاملہ میں تم حرام و حلال کی پروا نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ رزق نہیں رکھا ہے، ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ بس تھوڑا سا سبب تو اختیار کرنا پڑے گا، مثلاً دوکان کھولنی پڑے گی

لیکن گا ہک اللہ تعالیٰ بھیجے گا، اس لئے ان کو ناراض کر کے نہ رزق کماؤ، نہ کوئی ایسا کام کرو جوان کی ناراضگی کا سبب ہو۔

چھوٹے بچوں سے وفاداری کا سبق

لہٰذا جب دل میں کوئی خواہش پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کے نام پر اختر اپیل کرتا ہے اور گو عجمی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت عرب میں مقرر ہوں ورنہ اگر مالک آپ لوگوں کے دلوں میں محبت نہ ڈالتا تو میری بات آپ کیوں سنتے، اس لئے دردِ دل سے کہتا ہوں کہ جب دل میں کوئی خواہش پیدا ہو تو فوراً ایک چھوٹے بچے سے سبق لے لو۔ بعض بچے ایسے مہذب اور تربیت یافتہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کو ٹافی پیش کرتا ہے کہ لو یہ ٹافی تو وہ بچہ اپنے ابّا کو دیکھتا ہے کہ ابّا کا کیا اشارہ ہے؟ جب ابّا آنکھ سے اشارہ کر دیتا ہے کہ لے لو تو وہ بچہ لے لیتا ہے ورنہ نہیں لیتا۔ اسی طرح جب آپ کے دل میں بھی کوئی خواہش پیدا ہو اور شیطان حسین شکلوں کی ٹافی پیش کرے تو آسمان کی طرف دیکھو کہ ربّا کیا چاہتا ہے؟ وہ اس بات سے خوش ہے یا نہیں؟ کیا ربّا کا حق ابّا سے زیادہ نہیں ہے؟ باپ نے یہ آنکھیں نہیں بنائی۔ **بِجَمِیْعِ اَعْضَائِنَا وَبِجَمِیْعِ اَجْزَائِنَا وَبِجَمِیْعِ کَمِّیَّاتِنَا وَبِجَمِیْعِ کَیْفِیَّاتِنَا** ہم اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں، ہمارا کوئی عضو اور کوئی جز، ہماری کوئی کیفیت اور کوئی خواہش ان کی غلامی سے آزاد نہیں ہے لہٰذا جب دل میں کوئی خواہش پیدا ہو، خواہ نظر کی ہو یا زبان کی ہو، ہاتھ کی ہو یا پیر کی ہو تو ایک چھوٹے بچے سے سبق لے لو کہ وہ ابّا کے اشارہ کے بغیر ایک ٹافی تک نہیں لیتا۔ آہ! ہم ایک چھوٹے بچے سے بھی گئے گزرے ہیں کہ ربّا کا اشارہ نہیں دیکھتے اور اپنی خواہش پر عمل کر لیتے ہیں، لہٰذا شرافتِ بندگی کا تقاضا ہے کہ جب دل میں کوئی خواہش پیدا ہو تو ربّا کا اشارہ دیکھو کہ وہ خوش ہے یا نہیں اور اپنے دل سے فتویٰ لے لو۔ اگر آپ کا دل فیصلہ کر دے کہ اے دل! تجھ کو تو مزہ آئے گا مگر اللہ تعالیٰ اس بات سے خوش نہیں ہوں گے، تو بس پھر اپنی خوشیوں کا خون کرنا سیکھ لو۔ اسی خونِ آرزو سے وہ ملتے ہیں۔

عالمِ شباب کو اللہ تعالیٰ پر فدا کرنے کا انعام

اپنی مٹی کو ان مٹی کے کھلونوں پر مٹی مت کرو۔ جس اللہ تعالیٰ نے عالمِ شباب عطا فرمایا ہے اپنے شباب کو اسی پر فدا کرو، کیونکہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جس جوان نے اپنی جوانی اللہ تعالیٰ پر فدا کی اور نافرمانی سے جوانی کا عیش نہیں لیا اس کو قیامت کے دن سایۂ عرشِ الٰہی کا وعدہ ہے۔

بخاری شریف کی روایت ہے: شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ جس جوان کی جوانی اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھی اور دوسری روایت ہے شَآبٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ اور تیسری روایت (فتح الباری) شرح بخاری میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے جس کو اختر آپ کے سامنے پیش کر رہا ہے کہ شَآبٌّ اَفْنٰى شَبَابَهٗ وَ نَشَاطَهٗ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ جس جوان نے اپنی جوانی کی نشاط اور خوشیاں سب اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فنا کردیں، اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اور میرے شیخ فرماتے تھے کہ جو اپنی خواہشات کو جلا کر خاک کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور خونِ آرزو کرتا ہے، شکستِ تمنا کرتا ہے، اس کا جلا بھنا دل اور ایمان اس قدر خوشبودار ہوتا ہے کہ شامی کباب اس کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ جدھر سے یہ گزر جائے گا کافر بھی کہہ اٹھے گا کہ بھئی! یہ کوئی اللہ والا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں، وہ کسی بندے کی محنت اور مجاہدۂ شکستِ آرزو اور خونِ تمنا کو رائیگاں نہیں کرتے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ اسی روئے زمین پر کتنے بندے ہیں جو وی سی آر، سینما، ڈش انٹینا اور بدنظری کی لعنت میں مبتلا ہیں لیکن انہی میں کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو میری لعنت سے بچنے کے لئے اپنی نظر کی حفاظت کرتے ہیں، ان کا دل ہزاروں زخمِ حسرت کھاتا رہتا ہے مگر یہ وہ بندے ہیں جو مجھ کو ناراض کر کے حرام لذت کو اسٹیر اد نہیں کرتے، درآمد نہیں کرتے۔

زحل، مشتری اور مریخ کے متعلق سائنس دانوں کی تحقیق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زحل اور مشتری کو چار چاند، مریخ کو چھ چاند اور زمین کو ایک چاند دیا ہے اور عطارد کو ایک چاند بھی نہیں دیا کیونکہ سورج کے بالکل قریب ہے، اس لئے سورج کی روشنی سے ہر وقت چمکتا رہتا ہے۔ اسی پر میں کہتا ہوں کہ آفتاب ایک مخلوق ہے اس کے قریب رہنے والے سیارہ کو اللہ نے چاندوں سے مستغنی کردیا، تو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے جو اپنے قلب میں خالقِ آفتاب اور خالقِ شمس و قمر کی تجلیاتِ خاصہ رکھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی ان کو زمین کے چاندوں سے مستغنی نہ کردے گی؟ یہی وجہ ہے کہ وہ مٹی کے رنگ و روغن سے، مٹی کے ڈسٹمپروں سے، مٹی کے کھلونوں سے نہیں بکتے۔ یہی دلیل ہے کہ ان کا قلب غیر اللہ سے مستغنی ہے، یہی علامت ہے کہ یہ شخص صاحبِ نسبت ہے۔ یہی علامت ہے کہ یہ صاحبِ ولایت ہے، یہی علامت ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست ہے۔ جب تک قلب غیر اللہ سے مستغنی نہ ہو اور دنیا کے چاندوں پر مر رہا ہو، تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیاتِ خاصہ سے ابھی محروم ہے۔ (جاری ہے)

اشعار معرفت

میر مرنا نہ حُسنِ فانی پر

میر مرنا نہ حُسنِ فانی پر
حُسنِ فانی کے رنگ فانی پر

جس کا پانی بدلنے والا ہو
میر مرنا نہ ایسے پانی پر

ہے گلستاں میں جس سے شادابی
ہوں فدا اس کی باغبانی پر

جو جوانی فِدا خُدا پر ہو
مَیں ہوں قربان اس جوانی پر

دل فدا اپنے رب پہ کر اختؔر
کر بھروسہ نہ زندگانی پر

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اشعارِ عارفانہ کی تشریحِ الہامی

بزبانِ عارف شیخ

سلسلہ نمبر (۲۱)

مرتب: یکے از خدام
حضرت اقدس میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صدیقِ زمانہ قلندرِ وقت حضرت اقدس شاہ سیّد عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت
شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۳۰؍محرم ۱۴۳۵ھ مطابق ۳ دسمبر ۲۰۱۳ء، بروز منگل، بعد نمازِ عشاء

تلاشِ دیوانۂ حق

اختر ہمیں تو چاہیے وہ رند بادہ نوش
جس کو ہو فکرِ جام نہ ہو فکرِ ناؤ نوش

ارشاد فرمایا کہ رند ویسے تو شرابی کے معنی میں ہے، مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کی شراب پیے ہوئے ہیں، اللہ کی محبت میں مست ہیں، مجھے ایسے اللہ والے کی تلاش ہے اور جسے ہر وقت اللہ کی محبت میں ترقی کی فکر ہو کہ میں کس وقت اللہ کو راضی کرلوں، کون سا ایسا کام کرلوں جس سے میرا اللہ مجھ سے راضی ہوجائے۔ چوبیس گھنٹے کھانے پینے اور دنیا کے دھندوں میں نہ لگا ہو بلکہ بقدرِ ضرورت دنیا کمائے لیکن دل دنیا کو نہ دے، یہ نہیں کہ چوبیس گھنٹے دل دنیا کے کھانے پینے کی فکر میں لگا ہوا ہے کہ شام کو قورمہ کھانا ہے، کل کو مرغی کھانی ہے اور بچوں کے لئے کیا انتظام کرنا ہے تو بقدرِ ضرورت دنیا کی کفالت کرے اور باقی اللہ کی محبت میں مست رہے۔

ہو جس کی موت و زندگی بس اس کے نام پر
دونوں جہاں کو کھیل گیا اس کے نام پر
جو روح چین پاتی نہ ہو اس کے غیر سے
وحشت سے بھاگی پھرتی ہو ہر ایک دیر سے

ارشاد فرمایا کہ دیر معنی بت خانہ یعنی ایسی روح یا ایسا اللہ والا چاہیے جس کو بغیر اللہ کے چین ہی نہ آتا ہو، ہمہ وقت اللہ کی یاد میں اور اللہ کی تلاش میں غرق ہو، اللہ تعالیٰ کا دیوانہ ہو۔ اللہ کے غیر سے یعنی حسینوں سے اور کسی بھی قسم کے غیر اللہ سے اس کا دل نہ لگتا ہو، اس سے اس کو چین نہ ملتا ہو بلکہ اللہ کی

یاد میں، اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں، اللہ کی محبت اور تلاش میں اس کو چین ملتا ہو۔ دیر معنی بت خانہ یعنی غیر اللہ سے، حسینوں سے اور جو باتیں بھی اللہ سے دور کرنے والی ہیں وہ ان سے دور بھاگتا ہو، اس کی روح اس کے قریب بھی نہ جاتی ہو، غیر اللہ سے دور بھاگی پھرتی ہو، اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت ہو کہ اس کے غیر سے بے نیاز ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کے درد کا نشتر کیا ہے؟

سینے میں ہو جو درد کا نشتر لئے ہوئے
صحرا و چمن دونوں کو مضطر کئے ہوئے

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے درد کا نشتر کیا ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو مشکلات ومجاہدات آتے ہیں، نافرمانی سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے راستے کا غم اٹھانے میں دل میں ایک درد پیدا ہوتا ہے، اسی کو دردِ محبت کہتے ہیں، وہی نشتر ہے یعنی اللہ کے راستے کے مجاہدات کا غم برداشت کرنا اور اسی میں مست رہنا۔ اس غم کے اٹھانے میں ایسی لذت نصیب ہوتی ہے جیسا کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ان کے دل میں زمین و آسمان، سلطنتِ ہفت اقلیم، ساتوں ملکوں کی سلطنت بلکہ دونوں جہان سے زیادہ لذیذ مزہ عطا ہوتا ہے۔ تو حضرت والا فرماتے ہیں اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے درد کا نشتر ہو یعنی وہ مجاہدات برداشت کر رہا ہو، اللہ کے راستے میں غم اٹھا رہا ہو، اور وہ اس غم کو سارے جہان کی نعمتوں سے بڑھ کے سمجھتا ہے کیونکہ اسی غم سے اللہ ملتا ہے اور چاہے صحرا ہو یا چمن ہو، دونوں میں وہ اللہ تعالیٰ کی تلاش میں بے چین ہو۔ جیسے فرمایا کہ جنگل اور شہر کو بے چین کر دیا، یہ بلاغت ہے یعنی جنگل ہو یا صحرا ہو یا چمن ہو، دنیا کا کوئی گوشہ ہو، چاہے راحت کا ہو چاہے تکلیف کا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی تلاش میں بے چین ہو۔

مل جائے جب وہ درد شناسائے محبت
پھر شوق سے کر دوں فدا گلہائے محبت

ارشاد فرمایا کہ شناسائے محبت یعنی اللہ تعالیٰ کا آشنا ہو، اللہ کی معرفت رکھتا ہو، مجھے جب ایسا مل جائے تو میں اپنی ساری محبت اس پر فدا کر دوں۔

پوچھوں گا میں اُس سوختہ جاں سے یہ باادب
ہم تشنہ لبوں کو بھی پلائے گا جام کب

کچھ راز بتا مجھ کو بھی اے چاکِ گریباں
اے دامنِ تر اشکِ رواں زلفِ پریشاں

پہلا شعر جو حضرت والا نے فرمایا ہے وہ غالباً حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کا شعر ہے، جو شعر اَب پڑھ رہے ہیں وہ حضرت پھولپوریؒ کی شان میں ان کی زندگی میں ہی ہوئے تھے۔

پوچھوں گا میں اس سوختہ جاں سے یہ باادب
ہم تشنہ لبوں کو بھی پلائے گا جام کب

جس کی جان اللہ کی محبت سے جل رہی ہو، اللہ کی محبت میں بے چین ہو، اس سے میں پوچھوں گا اللہ تعالیٰ کی محبت کا جام اور محبت کا کوئی گھونٹ ہمیں بھی پلا دیں، ہمیں بھی اللہ کی محبت کا کوئی قطرہ آپ کے ذریعے سے ہم کو عطا ہو جائے۔

کچھ راز بتا مجھ کو بھی اے چاکِ گریباں
اے دامنِ تر اَشکِ رواں زلفِ پریشاں

حضرت والا فرماتے تھے میرے شیخ کے پاس ایک لنگی اور ایک کرتہ ہوتا تھا، چاہے سردی ہو یا گرمی ہو ان کا گلا کھلا رہتا تھا اور ایک جوڑا، ایک لنگی اور ایک کرتہ حضرت تکیہ کے نیچے رکھتے تھے اور جب وہ میلا ہو جاتا تھا تو وہ والا پہن لیتے تھے۔ بس حضرت کی کُل کائنات یہ چاک گریبان تھی اور حضرت نے فرمایا کہ حضرت پھولپوری کے بال بھی بکھرے رہتے تھے، حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک عجیب مستی کیف اور وارفتگی کے عالم میں رہتے تھے۔ حضرت والا کو دیکھ کر ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کہ حضرت پھولپوری ایسے ہی ہوں گے۔ احقر نے حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کبھی نہیں سنی لیکن جب حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ جب تقریر فرماتے تھے تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا حضرت والا پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ تقریر فرما رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کو جو درد عطا فرمایا تھا، اس کی کوئی مثال ہی نہیں تھی۔ آپ کا جو چاک کھلا ہوا رہتا ہے اور ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں اور بال بکھرے رہتے ہیں تو اس کا راز بتائیے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ کو کس کی محبت نے ایسا مست کر رکھا ہے؟ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

ملفوظاتِ حکیم الامت

ملفوظات اکابر

سلسلہ نمبر ۱۹

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ

خاتمہ ایمان پہ ہونے پر دار و مدار ہے

ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکایت لکھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں تشریف لے جا رہے تھے اور ایک عابد ان کے ہمراہ تھا۔ راہ میں ایک فاسق بدکار نے دیکھا تو نہایت حسرت اور زاری کے ساتھ کہا کہ اے اللہ! میرے گناہ معاف کردے اور آخرت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ نصیب کر، اور ساتھ ہولیا۔ زاہد نے جو دیکھا تو غصہ ہوکر کہا کہ تُو ہمارے ساتھ کیوں ہوگیا؟ اور دعا کی کہ اے خدا اس کا میرا ساتھ آخرت میں نہ کیجیو۔ خدا تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ ان سے کہہ دیا جاوے کہ ہم نے دونوں کی دعا قبول کی۔ فاسق کے تو گناہ معاف کردیئے اور اس کو جنتی کردیا اور عابد کو اس کے ساتھ نہ رکھا جاوے گا اور وہ دوزخ میں جاوے گا۔ تو صاحب کیا کسی کو حقیر سمجھے، خاتمہ پر دارومدار ہے، اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔ آمین (کلمۃ الحق، جلد ۱۴، صفحہ ۲۶۰)

سوئے خاتمہ کا موجب

ارشاد فرمایا کہ بقولِ اکابر اکثر سوئے خاتمہ کے دو سبب ہوتے ہیں۔ ایک حبِ دنیا، دوسرے ظنیات کو قطعی جاننا۔ موت کا وقت انکشافِ حقائق بلا احاطہ کا وقت ہوتا ہے۔ سو اگر وہ شخص ایک ظنی کو قطعی سمجھے ہوئے تھا اور وہاں منکشف ہوا کہ یہ غلط ہے تو شیطان کہے گا کہ تیرے باقی عقائد ہی کا کیا اعتبار ہے مثلاً توحید و رسالت کا عقیدہ تو اس کو تردد پیدا ہوجاوے گا۔ احقر نے عرض کیا کہ وقت کی نزاکت کے لحاظ سے کیا حق تعالیٰ کی جانب سے درگزر نہ ہوگی؟ فرمایا کہ اختیار تو باقی ہے، اس لئے وہ اپنے ہوش اور عقل کی بقاء کی حالت میں سمجھے گا کہ یہ عقیدہ غلط ہے تو معذور نہیں ہوگا۔ اور حبِ دنیا اس واسطے موجبِ سوئے خاتمہ ہوتی ہے کہ موت کے وقت یہ دیکھے گا کہ دنیا سے دور کرنے والے حق تعالیٰ ہیں اور دنیا تھی اس کو مرغوب اور مرغوب سے دور کرنے والا مبغوض ہوتا ہے تو حق تعالیٰ ۔۔۔۔ توبہ توبہ اس وقت مبغوض ہوجائیں گے اور موت کے وقت حق تعالیٰ سے ناخوش ہونا یقیناً سوئے خاتمہ ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ سوئے خاتمہ سے مراد کفر ہے یا فسق؟ جواباً ارشاد فرمایا کہ عام ہے کہیں کفر کہیں فسق۔ (کلمۃ الحق، جلد ۱۴، صفحہ ۱۹۲)

فہرست پر جائیے

موت کے وقت سب سے خطرہ کی چیز

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ موت کے وقت تو بہت سے خطرات قلب میں آ سکتے ہیں مگر مضر صرف وہی خطرات ہیں جو کہ اپنے قصد سے اختیار کئے ہوں اور جو بِلا قصد اور بلا اختیار ہوں وہ مضر نہیں، یہ خطرات میں تفصیل ہے۔ باقی سب سے زیادہ سخت جو چیز اس وقت خطرناک ہے وہ حُبِ دنیا ہے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ دنیا میں جب انہماک ہوتا ہے اور اس کی محبت ہوتی ہے تو اس کے چھوٹنے کے وقت جو کہ موت کا وقت ہوتا ہے زیادہ اندیشہ ہے کہ چھڑانے والے سے عداوت نہ پیدا ہو جائے جو کفر ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ اس کو مغلوب کرتا رہے، اس کے خلاف کا استحضار کرتا رہے، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ! کوئی مضرت یا اندیشہ نہ ہوگا۔ اجی مسلمان اعتقاداً تو دنیا کو بُرا سمجھتا ہی ہے مگر اس اعتقاد کو استحضار کے درجے تک پہنچا دینا چاہئے اور یہ بہت کم ہوتا ہے کہ موت کے وقت ایمان سلب ہوتا ہو۔ جن کا سلب ہوتا ہے وہ پہلے ہی سے ہو چکتا ہے، اس وقت ظہور ہو جاتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس وقت کی فکر ہونا چاہئے بالخصوص اپنے قلب کو محبتِ دنیا سے بالکل خالی رکھنا چاہئے۔ (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ، جلد ۱، صفحہ ۸۹)

قیامت کے دن جنت کی روٹی کی لذت کی وجہ

ارشاد فرمایا کہ زمین میں انار بھی ہیں، انگور بھی ہیں، کھٹائی بھی مٹھائی بھی۔ سب چیزیں زمین کے اندر موجود ہیں، ہر طرح کا مادہ اس میں رکھا ہے، یہ وہی مادہ ہے جو ان رنگ برنگ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ قیامت کے روز اپنی قدرت کی مشین سے حق تعالیٰ تمام فضلہ کو الگ کر دیں گے۔ پس اس سے جو روٹی تیار ہوگی ظاہر ہے کہ اس میں ہزاروں قسم کے تو مزے اور ہزاروں قسم کی خوشبوئیں ہوں گی لہٰذا اس روٹی سے زیادہ کون سی چیز مزے دار ہو سکتی ہے۔ (انفاسِ عیسیٰ، حصہ اول، جلد ۲۱، صفحہ ۲۹۷)

جنت میں انتظار و بے چینی نہ ہوگی

ارشاد فرمایا کہ یہاں طلب زیادہ ہے اور استعداد کم اس لئے عطا میں دیر ہوتی ہے اور اس لئے بے چینی ہوتی ہے۔ وہاں آخرت میں استعداد سے زیادہ طلب ہی نہ ہوگی بلکہ جتنی طلب ہوگی وہاں اس کی استعداد بھی ہوگی اس لئے وہ اول ہی بار عطا فرما دی جائے گی اور اس سے آگے جو عطا ہوگی وہ بلا طلب عطا ہوگی، اس لئے اس کا انتظار ہی نہ ہوگا۔ غرض جنت میں انتظار و بے چینی نہ ہوگی۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، جلد ۲۳، صفحہ ۱۳۲)

(جاری ہے)

مجالس ابرار

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۸۸) **ارشاد فرمایا کہ** ایک پولیس مین وردی میں نہ ہو اور کسی کمرے میں بیٹھا ہو اور کسی نے دریافت کیا کہ کیا اس کمرے میں سپاہی ہے وہ دیکھ کر کہہ دے نہیں وہاں سپاہی نہیں ہے، تو یہ نفی جس طرح صحیح ہے اسی طرح آج مسلمانوں نے اپنی ظاہری وضع قطع غیر اسلامی کر لی ہے تو دراصل مسلمان ہوتے ہوئے بھی اس کی نفی بھی صحیح ہوگی۔ **مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ** میں کفر کی جو عید ہے اس مثال سے اس کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ جو بے نمازی ہے گویا کہ وہ غیر مسلموں جیسی حیثیت میں ہے۔ کافروں جیسا کام کر رہا ہے۔

ازمرتب عفی عنہ: حضرتِ اقدس کی برکت سے اس کی تشریح عرض ہے کہ اسلام کے اندر نماز کو ستون فرمایا گیا ہے اور ستون نہ ہونے سے عمارت گر جاتی ہے، ظاہری طور پر یہ سمجھنا چاہیے کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں مگر ان کو ہر وقت دیکھا نہیں جا سکتا۔ مثلاً: روزہ اوّل تو سال بھر میں صرف تیس دن ہیں پھر روزہ رکھنے پر یقینی ثبوت نہیں، کوئی چھپ کر کھالے تو کیا خبر۔ اسی طرح حج زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے اور کوئی دولت ظاہر نہ کرے تو پتا چلنا بھی مشکل کہ اس پر حج فرض ہے یا نہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کا عمل ہے کوئی دولت مخفی رکھے تو معلوم نہ ہوگا کہ اس پر فرض ہے یا نہیں اور اسی طرح جہاد کے مواقع کم ہوتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار بن جائے تو اس پر جہاد کی فرضیت کا ثابت کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو مسافر مقیم، غریب امیر، بیمار تندرست سب پر فرض ہے۔ پس نماز ہی ایسی عبادت ہے جس سے کسی کے اسلام کا ثبوت معلوم کرنا آسان تر ہے۔ اور نماز ہی مسلمان کی ایک دائمی اور ضروری شناختی کارڈ ہے، اس کے بغیر گویا کہ وہ کافروں جیسی زندگی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ نماز کی اسی اہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضرت شارع علیہ السلام نے تارکِ نماز عمداً کو **فَقَدْ كَفَرَ** فرمایا ہے۔

فہرست پر جائیے

۸۹) **ارشاد فرمایا کہ** مقرر اور واعظ اپنی نیت درست کرلے کہ میں اپنی اصلاح اور خدمتِ دین کے لئے وعظ کررہا ہوں۔ جاہ وشہرت کے لئے نہ کہے۔

۹۰) **ارشاد فرمایا کہ** ایک جلسے میں بیان کیا جب کھانا کھاتے وقت کوئی ٹکڑا غذا کا زمین پر گر پڑے تو اٹھا کر صاف کرکے کھالینا بھی سنت ہے۔ اس پر ایک ڈاکخانے کے ملازم نے کہا کہ صاحب! یہ امر نہایت شاق اور گراں نفس کو معلوم ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ آپ پر اس کی حقیقت منکشف نہیں ورنہ بالکل آسان عمل ہے۔ پھر احقر نے عرض کیا کہ اچھا یہ بتایئے کہ پوسٹ ماسٹر جنرل کسی جلسے میں آپ کو اور تمام ڈاکخانوں کے ملازمین کو جمع کرے پھر آپ کو اعزازی طور پر اپنے پاس بلا کر کرسی پر بٹھائے لوگ حیرت زدہ ہوں گے کہ ان کا یہ خاص اکرام کیا جارہا ہے اور آپ کا نفس بھی کس قدر فخر وعزت محسوس کرے گا۔ پھر آپ کو اپنے ہاتھ سے کچھ کھانے کو دے تو آپ کی کیا عزت ہوگی، لوگ کہیں گے کہ ایک ہیڈ کلرک پوسٹ آفس کو اس قدر عزت بخشی جارہی ہے، پھر اس نے آپ کو کیلا دیا اور آپ سے اس کا کوئی حصہ زمین پر گر گیا آپ فوراً اس کو اٹھالیں گے اور یہ سوچ کر اٹھائیں گے یہ عطیہ بہت بڑے افسر کا عطیہ ہے۔ صاحبو! یہی معاملہ یہاں سوچئے کہ حق تعالیٰ ہمارے بڑے ہیں اور کتنے بڑے ہیں ان کی کبریائی کی انتہا نہیں۔ الحمد للہ! فوراً سمجھ گئے۔

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں اجتماع تھا۔ احقر کی بھی دعوت تھی۔ گدّے لگے تھے۔ اجتماع صالحین کا تھا۔ ہم گدّے پر نہیں بیٹھے، ہم کو اصرار کے ساتھ گدّے پر بٹھایا گیا۔ پھر جب دسترخوان بچھایا گیا تو کھانا نیچے اور کھانے والوں کی سطح گدّوں کے سبب بلند۔ احقر نے گزارش کی کہ یہ کھانے کے اکرام کے خلاف ہے۔ بعض حضرات نے کہا کہ یہاں یہی رواج ہے اور ہمارے یہاں اس کو بے ادبی نہیں سمجھتے۔ عرض کیا گیا کہ اگر دونوں جگہوں میں کوئی فرق نہ تھا تو مجھے گدّوں پر بیٹھنے کے لئے کیوں اصرار فرمایا گیا؟ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کھانے کو چارپائی پر ہمیشہ سرہانے رکھ کر اور خود پائنتی بیٹھ کر کھایا ہے۔ کبھی یاد نہیں آتا اس کے خلاف کیا ہو۔

احقر مرتب عرض کرتا ہے کہ اس نوع کی دعوت میں احقر بھی ایک دفعہ شریک تھا۔ اس مجمع میں ہندو پاک کے متعدد علماء بھی تھے۔ حضرتِ اقدس کی اس عزیمت اور جرأت کے ساتھ اس مجمع میں دیر تک ارشادات سن کر ایک مفسر عالم پاکستان کے دریافت کرنے لگے یہ کون صاحب ہیں؟ حق تعالیٰ نے

حضرتِ اقدس کو منکرات پر روک ٹوک کا ایک رفیع مقام اور اس کے لئے ایک جری اور عالی حوصلہ قلب بخشا ہے۔ ابھی حالیہ سفرِ کراچی کے مواعظ اور اصلاحِ منکرات کے سلسلے میں ایک استادِ حدیث اور نائب مفتی دار العلوم حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب مدظلہٗ نے احقر سے فرمایا کہ بھائی! حضرت مولانا ابرار الحق صاحب پر تو ایسا حال اصلاحِ امت کا غالب ہے جیسا کہ ہم نے مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پڑھا ہے۔

۹۱) **ارشاد فرمایا کہ** ایک بار وقت کم تھا ایک صاحب اصرار کر رہے تھے کہ ناشتہ کر لیجیے۔ احقر نے کہا: اچھا صرف چائے پلا دیجئے۔ اب دسترخوان پر تمام تکلّفات اور انواع و اقسام کی اشیاء موجود، احقر نے صرف چائے پی اور فوراً جہاں کا نظم سفر تھا اٹھ کھڑا ہوا اور سواری پر بیٹھ گیا۔ اب اگر میں کچھ اور بھی چیزیں کھالیتا تو میزبان کے قلب پر کیا اثر ہوتا؟ یہی کہ ارے بھائی! یہ مولانا لوگ نے صرف چائے کو محض زبان سے کہا تھا اور کھا گئے سب۔ چھوڑا کچھ بھی نہیں۔ علماء کا وقار ان ہی وجوہات سے عوام میں گرتا چلا جا رہا ہے۔ میرے اس عمل سے محوِ حیرت ہو گئے۔

احقر مرتب عرض کرتا ہے کہ یہ بات حضرت والا نے ایک مدرسہ جامعہ فاروقیہ کے معاینے کے وقت فرمائی تھی۔ اس ادارے کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہٗ نے واقعہ مذکورہ سن کر احقر سے کان میں فرمایا کہ بھائی! یہ تو بڑے ہی عزیمت والے بزرگ ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

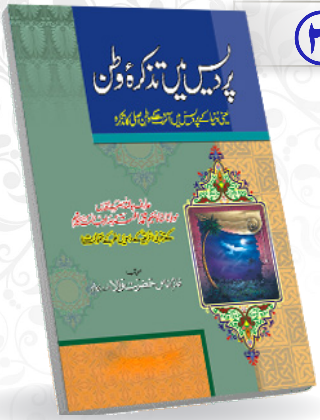

پردیس میں تذکرۂ وطن

(جنوبی افریقہ کے دسویں سفر کے ملفوظات)

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جامع و مرتب: حضرت اقدس سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مجلس بعد عشاء ۸ بجے شب بیرون مسجد دار العلوم آزادول

آج دار العلوم میں اس سفر کی آخری مجلس تھی۔ مولانا عبد الحمید صاحب کی درخواست پر حضرتِ والا آج بھی مجلس کے لیے دار العلوم تشریف لے گئے۔ آج مجمع اور بھی زیادہ تھا۔ حضرتِ والا کے حکم پر مولانا رفیق ہتھورانی صاحب نے حضرتِ والا کے یہ اشعار پڑھے جن کا مطلع ہے ؎

جس کے دل میں نہیں ہے ترا درد و غم
ہو کے انسان نہیں جانور سے وہ کم

درمیان میں حضرتِ والا نے جو ارشادات فرمائے وہ یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ اپنا یہ شعر پڑھا کرتے تھے کہ ؎

شُکر ہے دردِ دل مستقل ہوگیا
اب تو شاید مرا دل بھی دل ہوگیا

دردِ مستقل کے معنیٰ ہیں کہ درد میں استقلال آگیا ورنہ بعض لوگ ہیں کہ کبھی تو فرشتہ ہوگئے، رات دن ذکر و فکر ہے اور آنسو بہا رہے ہیں اور کبھی شیطان ہوگئے، شیطان کی سی حرکتیں کر رہے ہیں تو یہ دردِ دل مستقل نہیں ہے۔ دردِ دل وہی معتبر ہے جو مستقل ہو جس کو صوفیا اور اہلِ علم استقامت علی الدّین سے تعبیر کرتے ہیں۔ جو دین پر مستقیم ہوگیا سمجھ لو اس کا دردِ مستقل ہوگیا اور وہ کہتا ہے کہ ؎

اب تو شاید مرا دل بھی دل ہوگیا

حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے شاید کیوں لگایا ہے؟ تاکہ تکبر اور دعویٰ سے حفاظت رہے ورنہ ان کو تو ایسا دل حاصل ہی تھا۔ دل، دل کب بنتا ہے؟ جب نفس کی دلدل سے نکل آئے ورنہ

گناہوں کی دلدل میں پھنسا رہتا ہے اور جو ایک لمحہ بھی اللہ کی نافرمانی میں نہ گزارے، ایک لمحہ بھی کسی حسین عورت یا مرد کو نہ دیکھے، ایک لمحہ بھی اللہ کو ناراض نہ کرے اور اگر کبھی خطا ہوجائے تو رو رو کر اللہ سے معافی مانگ لے تو سمجھ لو اب وہ مومنِ کامل ہوگیا اور حاملِ دردِ مستقل ہوگیا۔ لوگ اُسے مومنِ کامل کہیں گے، وہ خود نہیں کہے گا کہ میں مومنِ کامل ہوگیا ہوں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک صاحب ہیں جو بہت دیندار ہیں مگر ایک کمی ہے کہ اپنے کو دیندار سمجھتے بھی ہیں۔ دیندار تو بنو لیکن اپنے کو دیندار نہ سمجھو۔ تزکیۂ نفس یعنی اپنے نفس کو گناہوں سے پاک کرنا فرض ہے لیکن اپنے کو پاک سمجھنا حرام ہے اور دونوں کا ثبوت قرآن پاک میں ہے

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ اپنے کو پاک مت سمجھو هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ وہ تم کو خوب جانتا ہے جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں باپ کی منی اور ماں کا حیض تھے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس تم اپنے نفس کو مزکّٰی مت سمجھو۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ تزکیہ کا حکم دے رہے ہیں قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا اور دوسری آیت میں فرما رہے ہیں فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ اپنے نفس کو طرف تزکیہ کی نسبت نہ کرو، اپنے نفس کو پاکیزہ مت سمجھو ؎

پاک کردن فرض پاک گفتن حرام

نفس کو پاک کرنا فرض ہے اپنے کو پاک کہنا یعنی پاک سمجھنا حرام ہے۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ میں ایک بلاغت ہے کہ نسبت الی الماخذ نہ کرو یعنی تزکیہ کا جو مادہ ہے اس کی طرف نسبت نہ کرو کہ میں پاک ہوگیا۔

تقویٰ کی اہمیت

اس لیے حافظ ہونا، عالم ہونا فرضِ کفایہ ہے، کسی بستی میں دو چار حافظ ہوجائیں، دو چار عالم ہوجائیں تو سب کا فرضِ کفایہ ادا ہوجائے گا مگر تزکیہ کرانا، اپنے نفس کو پاک کرنا، گناہوں سے بچنا یعنی تقویٰ فرضِ عین ہے، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ متقی بنے، اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کیا کہ نافرمانی چھوڑ دو اور تقویٰ سے رہو۔ اگر گناہ نہیں چھوڑو گے تو اللہ سے محروم رہو گے۔ جو شخص گناہ نہیں چھوڑتا اور گناہوں کے حرام مزے کی عادت ہے وہ خدا کو کبھی نہیں پاسکتا اِلَّا مَنْ تَابَ مگر جو سچی توبہ کرے،

اشکال حل ہوگیا کہ دنیا میں بعض، بعض کا دشمن رہے گا۔اب سوال یہ ہے کہ دشمنی دنیا داروں میں بھی ہوتی ہے اور اللہ والوں میں بھی ہے لیکن دونوں میں فرق کیا ہے؟ اگر دل نہیں ملتا اور ایک دوسرے میں اختلاف ہے تو اگر اللہ والا ہے تو ایک دوسرے کو ضرر نہیں پہنچائے گا بلکہ اس کے لئے دعا بھی کرے گا اور عقلی طور پر سوچے گا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ یہ میرا بھائی ہے، اللہ کا بنایا ہوا بھائی ہے، اللہ کا پکارا ہوا بھائی ہے لیکن آیت قُلْنَا اهْبِطُوْا کا ظہور ہونا تو لازمی ہے۔اس عداوت میں کافر ہونے کی قید تو نہیں ہے، مسلمان ہیں بلکہ ولی اللہ اور صاحبِ نسبت ہیں لیکن مزاج مختلف ہے اس لئے دل نہیں ملتا۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کے بارے میں فرمایا کہ دونوں بزرگ ہیں، صاحبِ نسبت ہیں مگر ان کا اختلاف ان کے اتفاق سے افضل ہے کیونکہ جب مُطلق مناسبت نہیں تو اتفاق ہو نہیں سکتا اور اگر ہو بھی جائے تو باقی نہیں رہ سکتا۔ یہ فراست مجدّدِ زمانہ ہی کی ہوسکتی ہے۔سبحان اللہ! یہ مجددِ زمانہ کی تعلیمات ہیں۔اللہ نے خبر دے دی کہ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ دنیا میں جاؤ لیکن بعض، بعض کا دشمن رہے گا تو اللہ کی خبر کیسے غلط ہوسکتی ہے؟ لہٰذا اگر کوئی یہ چاہے کہ ساری دنیا مجھ سے پیار کرے وہ بے وقوف ہے۔اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کہ کچھ لوگ ایک دوسرے کے دشمن رہیں گے بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ حال ذوالحال سے الگ نہیں ہوسکتا۔اگر اللہ والے ہیں تو باوجود اختلاف اور دشمنی کے ایک دوسرے کو نقصان بھی نہیں پہنچائیں گے، دل میں محبت تو نہیں ہوگی مگر نقصان بھی نہیں پہنچائیں گے، دنیادار ہوں گے تو لڑیں گے، ایک دوسرے کے درپے آزار ہوں گے یہاں تک کہ آپس میں قتل و خون ہوجاتا ہے۔ ہابیل و قابیل دونوں سگے بھائی تھے اور اولادِ پیغمبر تھے مگر قاتل کون ہے؟ قابیل جس کے نام میں بڑا قاف ہے۔قابیل قاتل ہے ہابیل مقتول ہیں۔شبہ ہوجاتا ہے کہ قاتل کون ہے تو یاد کرنے کے لئے آسان ترکیب یہ ہے کہ قابیل جس کے نام میں قاتل کا قاف ہے وہی قاتل ہے۔

مجلس بعد مغرب بَرمکان سلیمان صاحب (آزادول)

مغرب کے بعد کچھ احباب حضرتِ والا کے کمرے میں آگئے۔حضرتِ والا نے مولانا رفیق ہتھورانی صاحب سے شعر سنانے کے لئے فرمایا۔انہوں نے حضرتِ والا کی غزل ؎

جس کے دل میں نہیں ہے ترا دردِ غم

بہت درد سے پڑھی۔جب یہ شعر پڑھا ؎

صحبتِ اہل دل سے ملا دردِ دل
ورنہ پاتے کہاں سے یہ دولت بھی ہم

توحضرت مرشدی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں، میں تین سال رہا، پندرہ سال کی عمر سے اٹھارہ سال کی عمر تک۔ان کا کیا کمال تھا؟ وہ سراپا دردِ محبت تھے۔ علمائے ندوہ سب ان سے منسلک اوران کے معتقد ہوگئے۔سراپا دردِ محبت تھے۔پھراس کے بعد سترہ سال دن رات مولانا شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہا اوران کے بعد حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم کے دریا سے استفادہ کیا۔تین دریاؤں کا پانی میرے اندر ہے۔ایک دریا کے پاٹ میں جب دوسرا دریا مل جاتا ہے تو پاٹ بڑا ہوجاتا ہے، پھر تیسرا دریا مل جاتا ہے پاٹ اور بڑا ہوجاتا ہے۔اس لئے میرے پاٹ کوقدر کی نگاہ سے دیکھئے۔میرا پاٹ تین بزرگوں کی تربینی ہے۔

اللہ کی محبت زبان کی محتاج نہیں

برطانیہ کے انگریز نومسلم جواردو نہیں سمجھتے اوردارالعلوم آزادول میں طالبِ علم ہیں مجلس میں موجود تھے اوراکثر موجود رہتے ہیں اورحضرتِ والا کی مجلس میں بہت لطف محسوس کرتے ہیں ان کے لئے فرمایا کہ یہ لندن کے ہیں، اردو زبان نہیں سمجھتے لیکن ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہتے ہیں۔ یہ دین ایسا ہے کہ اس دین کے خادموں کواللہ تعالیٰ سارے عالم میں محبوب کردیتا ہے۔دیکھتے رہتے ہیں مزہ پاتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ معلوم ہوا کہ مزہ پانے کے لئے سمجھنا ضروری نہیں، بے سمجھے بھی مزہ ملتا ہے کیونکہ زبانیں مختلف ہیں لیکن اللہ کی محبت زبان کی محتاج نہیں، یہ دل میں منتقل ہوتی ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆
☆☆
☆

ملفوظاتِ اکابر

سلسلہ نمبر ۹

صراطِ مستقیم اور اتباعِ اکابر

لسانِ اختر، اخترِ ثانی، ترجمانِ اکابر، شیخ الحدیث، شیخ العلماء، عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد المتین صاحب دامت برکاتہم

مرتب: یکے از خدام حضرت والا دامت برکاتہم

صحبت یافتہ اور غیر صحبت یافتہ شخص کے نورِ قلب کا فرق

تعجب ہے کہ لوگ معلومات کے ڈھیر پر تو نظر رکھتے ہیں لیکن صحبت اہل اللہ کا اہتمام ہی نہیں کرتے، دن رات پڑھنا پڑھانا، معلومات حاصل کرنا، تعلیم دینا، سیکھنا اور سکھانا بس اسی پر نظر، اسی میں غرق، اسی میں فنا ہیں۔ یہ طریقہ ہمارے اکابر کا نہیں تھا، یہ ہے کہ علمی محنت بھی ہو اور ساتھ ساتھ اہل اللہ کی صحبت کا بھی اہتمام ہو، یہ ضروری ہے، بغیر اس کے علم کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ہمارے حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کو جو حضرات مانتے ہیں، وہ سن لیں کہ حضرت فرماتے تھے کہ ایک آدمی ہے کہ جو عالم تو نہیں ہے لیکن صحبت یافتہ ہے اور ایک شخص عالم تو ہے لیکن صحبت یافتہ نہیں ہے، فرمایا کہ دین کی فہم اس شخص کے اندر زیادہ ہوگی کہ جو عالم تو نہیں لیکن اہل اللہ کا صحبت یافتہ ہے، اس کے پاس آپ کو صحیح چیز ملے گی، صحیح رہنمائی ملے گی، کیونکہ قلب کے اندر جو نورِ تعلق مع اللہ ہوتا ہے وہ ان کو راہِ حق کی طرف کھینچتا ہے۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ اکابر نے صحبت اہل اللہ کا جتنا اہتمام کیا اتنا علم کا اہتمام نہیں کیا۔ ان سب باتوں کو آپ کمالاتِ اشرفیہ میں دیکھ لیں۔

لہٰذا شیطان کی بربادی سے سبق حاصل کرتے ہوئے سب سے پہلا کام تو یہ کرنا ہے کہ نفس کی غلامی سے ہم بچیں، اتباعِ ھویٰ سے اپنے آپ کو مکمل طور پر محفوظ کرنا ہم پر واجب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ))

(مشکوۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ؛ ص ۳۰)

اپنی من مانی زندگی نہیں چاہیے، اپنے خیال وخواہشات کی زندگی نہیں چاہیے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہماری اتباع والی زندگی بناؤ، میری شریعت کا اتباع کرو۔ اس میں تو بالکل صاف تعلیم ہے

کہ اپنے جذبات وخیالات کا اتباع نہیں بلکہ ہماری شریعت کا اتباع تم پر لازم ہے۔اب ہوتا کیا ہے کہ ہمارے خیالات وجذبات یا بہت سے حضرات کے خیالات وجذبات یعنی بڑا مجمع اکٹھا ہوکر ایک فیصلہ کرلے تو کیا یہ ایک دینی فیصلہ ہوگیا؟ ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ فقہائے امت اور ائمہ دین کے نزدیک اس معاملہ کی کیا تحقیق ہے؟ اس کو دیکھنا اور اپنانا چاہئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ
تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ))

(مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ص ۳۰)

کہ ہمارا جو طریقہ ہے وہ تو ہے ہی بالکل نجات، ہدایت اور فلاح کا طریقہ بلکہ جو ہمارے خلفائے راشدین ہیں ان کا طریقہ بھی میرا ہی طریقہ ہے۔ کیسی عجیب بات ہے! عَلَيْكُمْ کیا ہے؟ یعنی تم پر لازم ہے کہ تم ہمارے ہی راستے پر چلو، ہمارے ہی راستے پر قائم رہو، بس ختم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہ فرمادیں تو ہر اُمتی آپ کی بات پر، ہدایت پر جان نہ فدا کردے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے نقشِ قدم پر فدا ہونے کے لئے بلایا ہے تو ابھی فوراً فدا ہوجاتے ہیں۔ ساتھ ہی فرمایا کہ ہمارے خلفائے راشدین کا جو طریقہ ہے، ان کی جو تعلیم ہے، وہ میرا ہی طریقہ ہے، میری ہی پسند ہے۔ اسی لئے تراویح کے معاملے میں اب کوئی اشکال باقی نہیں رہ سکتا، کیونکہ خلفائے راشدین کے اندر یہ عمل تھا، ماشاء اللہ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتادیا کہ ان حضرات کا طریقہ میرا ہی طریقہ ہے۔

کیسی عجیب بات ہے! عَلَيْكُمْ کیا ہے؟ یعنی تم پر لازم ہے کہ تم ہمارے ہی راستے پر چلو، ہمارے ہی راستے پر قائم رہو، بس ختم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہ فرمادیں تو ہر اُمتی آپ کی بات پر، ہدایت پر جان نہ فدا کردے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے نقشِ قدم پر فدا ہونے کے لئے بلایا ہے تو ابھی فوراً فدا ہوجاتے ہیں۔ ساتھ ہی فرمایا کہ ہمارے خلفائے راشدین کا جو طریقہ ہے، ان کی جو تعلیم ہے، وہ میرا ہی طریقہ ہے، میری ہی پسند ہے۔ اسی لئے تراویح کے معاملے میں اب کوئی اشکال باقی نہیں رہ سکتا، کیونکہ خلفائے راشدین کے اندر یہ عمل تھا، ماشاء اللہ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتادیا کہ ان حضرات کا طریقہ میرا ہی طریقہ ہے۔

تعلیماتِ اکابر سے ہٹنا گمراہی کا بڑا سبب ہے

لہٰذا علمائے دین، خدامِ شریعت، تمام مشائخ اور ان کے غلاموں پر یہ فرض ہے کہ صرف اسی بات پر رُک نہ جائیں کہ اتباعِ شریعت اور گناہوں سے بچو، یہیں پر بات ختم نہ کردیں، اس کے ساتھ

ہمیشہ اس کا اہتمام رکھیں کہ اکابرِ دین کا اتباع لازم ہے، ان کی عظمت، ادب، احترام ضروری ہے، اور جو ائمہ دین کے ساتھ گستاخی کرتا ہے تو ایسا آدمی حق پر نہیں ہے، صحیح راستے پر نہیں ہے ؎

مستند رستے وہی مانے گئے	جن سے ہو کر تیرے دیوانے گئے
لوٹ آئے جتنے فرزانے گئے	تا بہ منزل صرف دیوانے گئے

فرزانہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، اپنی عقل پر اعتماد رکھتا ہے کہ ہماری عقل، ہماری سمجھ، ہماری تحقیق سب کچھ ہے۔ الحمد للہ! ہم ایسے اکابر کے پیرو ہیں جو آفتابِ امت تھے، آفتابِ شریعت تھے، آفتابِ علمِ نبوت تھے ؎

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
من غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

(ترجمہ: نہ میں رات ہوں اور نہ رات کا غلام ہوں کہ خواب کی باتیں کروں، چونکہ میں آفتابِ شریعت کا غلام ہوں سو میں آفتابِ شریعت کی روشنی کی باتیں کرتا ہوں) تو جہاں ہمیں آفتاب و ماہتاب مل گئے وہاں شب پرستی کا کیا سوال پیدا ہوسکتا ہے؟

میں قسم بخدا کہتا ہوں کہ ساری دنیا میں جتنے فتنے پیدا ہوگئے ہیں، جتنی غلط جماعتیں پیدا ہوگئی ہیں، جتنے گمراہ لوگ پیدا ہوگئے ہیں، خواہ غیر علماء میں ہوں یا کہ علماء میں ہوں، صرف ایک ہی وجہ ہے، اکابرِ دین سے ہٹنا۔ اسی سے یہ لوگ گمراہ ہوئے ہیں، ورنہ مسلمان ہیں، دین صحیح ہے، ایمان صحیح ہے، عقائد صحیح ہیں، سب درست ہے لیکن اکابرِ دین کی رائے سے ہٹنے کی وجہ سے گمراہی کا آغاز ہوا۔ جو شخص اکابرِ دین سے بغض رکھتا ہو، اکابرِ دین، ائمہ دین کے ساتھ گستاخی کرتا ہو تو یہ شخص بالکل گمراہی کی غلاظت میں ڈوبا ہوا ہے، یہ ضالّین اور مضلّین میں سے ہے، اس کے قریب بھی جانا صحیح نہیں ہے، اس سے بالکل دور رہنا ضروری ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ ۔ صحیحٌ علی شرطِ البخاری))

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: (دار الکتب العلمیۃ)؛ جزء ۱ ص ۱۳۱؛ رقم ۲۱۰)

((وفی روایۃٍ: اَلْخَیْرُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ))

(المقاصد الحسنۃ للسخاوی: (دار الکتاب العربی، بیروت)؛ جزء ۱ ص ۳۳۷؛ رقم ۴۷۰)

یعنی تمام دینی بھلائیاں اور دینی برکتیں اکابرِ دین ہی کے راستے میں ہیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی ہدایت دی ہے:

((اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ))
(مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)؛ کتاب الاٰداب؛ ص ۴۱۴)

(ترجمہ: بُرے دوست سے تنہائی بہتر ہے اور اچھا دوست تنہائی سے بہتر ہے) (السوء کے سین پر فتحہ اور ضمہ دونوں درست ہیں۔مرقاۃ) جس کے اندر خلافِ دین کوئی بات ہو یعنی بد دینی ہو، اس سے دور رہا کرو اگرچہ اکیلے رہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وضاحت فرمادی کہ جلیسِ صالح کون ہے؟ وہ سچا بندہ جو اللہ کا ہے، یہ نہیں کہ ابھی بایزید، ابھی ننگِ یزید، ابھی نماز پڑھتا ہے، ابھی گالیاں بکتا ہے، ابھی خوب ذکر اللہ میں غرق اور پھر جا کر بدنظری کرتا ہے، گھر میں شرعی پردہ نہیں ہے، ایسا شخص جلیسِ صالح نہیں ہے۔ جلیسِ صالح تو وہ ہے جو ہر حال میں متبع شریعت ہے، دن میں بھی، رات میں بھی، صبح بھی شام بھی، حقوق اللہ میں بھی اور حقوق العباد میں بھی، ہر حال میں جو اللہ کے احکامات کا تابعدار ہے۔ اگر ایسے جلیسِ صالح مل جائیں تو پھر اکیلے بیٹھے مت رہو، ان کے ساتھ جا کر رہو، تمہارے لئے اس میں زیادہ کامیابی ہے، اس میں زیادہ نور اور اس میں زیادہ قربِ الٰہی ہے۔

یہ سب حقائق جن کے سامنے واضح نہیں ہیں وہ لوگ دلدل میں پھنس جاتے ہیں، غلط لوگوں کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں۔ مقتدا حضرات اگر علوم واعمال میں بڑے درجہ کے ہیں تو سبحان اللہ، اور اگر کم از کم ان حضرات کے مکمل پیرو اور ان کی تشریحِ دین کے پابند ہیں پھر بھی وہ قابلِ اقتداء ہیں، اور اگر نہ خود اس درجہ کے ہیں اور نہ اکابِرِ دین کے اتباع اور پیروی کے پابند ہیں بلکہ اسلاف و اکابر کے مخالف ہیں تو ایسے شخص سے دور رہنا فرض ہے کیونکہ اس کے ساتھ رہنے سے اور اس کا اتباع کرنے سے آدمی گمراہی میں پھنس جائے گا۔ اس بات کو پوری دنیا میں پھیلاؤ اگر حق کو زندہ کرنا ہے، اگر دین پر قائم رہنا ہے، اگر صراطِ مستقیم پر قائم رہنا ہے۔ جہاں بھی گمراہی پھیلی ہے اکابِرِ دین سے ہٹنے ہی کے سبب سے پھیلی ہے، جس حد تک اکابِرِ دین سے دوری ہوگی اتنی ہی بے راہی ہوگی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

سلسلہ نمبر ۱۸

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ

اسمارٹ فون

نقصانات، تباہ کاریاں اور بچاؤ کے طریقے

عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

(حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

نقصان سے بچنا مقدم ہے نفع اُٹھانے پر:

ارشاد فرمایا کہ دیکھو! شریعت کا قاعدہ ہے ''دفع مضرت مقدم ہے جلبِ منفعت پر'' یعنی نقصان سے بچنا مقدم ہے نفع اُٹھانے پر، اس کو یوں سمجھئے کہ ایک چیز ہے جس سے آپ کو یہ بھی امید ہے کہ شاید کوئی نفع پہنچ جائے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ نقصان پہنچ جائے، تو نقصان سے بچنا تو واجب ہے اور موہوم فائدہ اتنا مقدم نہیں ہے۔ تو اگر اپنے آپ کو گناہوں کے خطرے میں ڈالنے والی بات ہے تو پھر دفع مضرت مقدم ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دو، اور سادہ موبائل پر اکتفا کرو جس کے اندر یہ الابلا موجود نہ ہو۔ (ماخوذ از بیانات: جون، اگست، دسمبر ۲۰۱۸ء)

افتتاحِ درسِ بخاری کے موقع پر طلباء کرام سے خطاب:

ارشاد فرمایا کہ اس دور کا بہت بڑا فتنہ موبائل ہے، اس لئے ہم نے یہ پابندی لگائی ہے کہ درسگاہوں میں کوئی موبائل لے کر نہیں جائے گا اور درسگاہوں کے علاوہ بھی اگر طالب علم اپنے پاس موبائل رکھتا ہے تو صرف سادہ، بغیر کیمرے والا اور بغیر میموری کارڈ والا رکھے، یہ انتہائی ضروری اقدام ہے اور ہم نے اس پر سختی کی ہے اور مزید سختی کرنی ہے۔ آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ گزشتہ سال بعض طلبہ کو اسی بناء پر ہم نے مدرسہ سے خارج کر دیا کہ انہوں نے ان ضوابط کی خلاف ورزی کی تھی، بعض طلبہ ان میں وہ تھے جو دورۂ حدیث میں آنے والے تھے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ دورۂ حدیث میں آنا بذاتِ خود مقصود نہیں، اگر ایک طالب علم ناجائز کام کر رہا ہے، مثلاً بدنظری میں مبتلا ہے، اور وہ دورۂ حدیث میں آجائے تو اس کے دورۂ حدیث میں آنے سے کوئی فائدہ نہیں، لہٰذا ہم نے یہ پابندی (موبائل کی) لگائی ہے اور آپ حضرات کو بہت اہتمام کے ساتھ اس کی پابندی کرنی ہوگی۔ (البلاغ، ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ)

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا قابلِ تقلید عمل:

(۱) ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان کے ناظم حضرت مولانا قاری اسحٰق ملتانی صاحب مدظلہ ماہنامہ محاسنِ اسلام میں لکھتے ہیں: ۶؍ مارچ ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان کی عظیم کتاب ''مقالات حکیم الامت'' کی افتتاحیہ دعائیہ تقریب کے لئے ادارہ میں تشریف لائے تو ایک صاحب موبائل کے ذریعہ ویڈیو بنانے لگے، حضرت نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ کیا فضول حرکت ہے کہ جہاں جائیں لوگ ویڈیو بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ (۲) حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے ایک مرتبہ ختم بخاری شریف کے موقع پر ابتداء میں ہی کیمرے یہ کہہ کر بند کروا دیئے کہ یہ اس مبارک مجلس کے شایانِ شان نہیں۔ (۳) شیخ الاسلام مدظلہم کے موبائل اور تصویری فتنہ کے متعلق مختلف بیانات کے آڈیو کلپ موجود ہیں، جن میں موبائل کو گناہوں کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا قاری اسحٰق ملتانی صاحب دامت برکاتہم نے اسی مذکورہ ماہنامہ (محاسنِ اسلام) میں احقر (فیروز میمن) کے بارے میں اپنے حسنِ ظن کا اظہار کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے نیک گمان سے بڑھ کر بنادے، لکھتے ہیں: ''کچھ عرصہ قبل شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل حضرت فیروز عبد اللہ میمن صاحب مدظلہم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان تشریف لائے تو وہ موبائل کی تصاویر اور ویڈیوز کے فتنہ کے خلاف پورے شدومد سے محتاط نظر آئے۔ حضرت کے خدام نے کمالِ احتیاط کی کہ کوئی بھی شخص حضرت کی تصویر یا ویڈیو نہ بنا سکے۔ ایک صاحب نے تصویر لی تو ان کے موبائل سے ختم کرادی۔ حضرت کے مشاہدہ میں اسمارٹ فون کے اس قدر نقصانات آچکے ہیں کہ فرماتے تھے کہ گویا میرا سینہ جل رہا ہے اور میں آپ کو اس کے نقصانات بتا نہیں سکتا۔''

وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے اعلان

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ (مدیر جامعہ خیر المدارس ملتان) نے اپنے بیان میں فرمایا کہ گزشتہ دنوں (مارچ ۲۰۲۱ء) وفاق المدارس کی میٹنگ تھی، جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ بھی موجود تھے۔ اس اجلاس میں مروجہ موبائل کی تصاویر اور ویڈیوز زیر بحث آئیں تو سب حضرات نے اتفاق فرمایا کہ مروجہ ویڈیوز کے متعلق اگرچہ علماء کے مابین اختلاف ہے لیکن ان سے بچنا لازم ہے، خصوصاً اہلِ علم کو کہ وہ اپنے پروگرام کی ویڈیو نہ بنایا کریں۔

اس کے بعد حضرت مولانا قاری حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا: ''آج کے بعد جامعہ خیر المدارس میں کسی قسم کی ویڈیو نہیں بنے گی اور میں تمام اساتذہ وطلبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو ہر حال میں چھوڑ دیں۔ آج تک جو ہو چکا اس پر استغفار کرتا ہوں، آپ سب بھی کریں۔ خیر المدارس کا جو فرزند (فاضل) ویڈیو بنائے گا اس کا خیر المدارس سے اور ہم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا، ہم اس سے بری ہوں گے۔ یہ ممنوع لغیرہ ہونے کی وجہ سے لازم الترک ہے (یعنی اگر جائز بھی ہو تو بھی اس کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں، اس لئے اس کا چھوڑنا لازم ہے۔)''

(ماہنامہ محاسن اسلام جون ۲۰۲۱ء)

ضروری اعلان جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، بنوری ٹاؤن، کراچی

(اعلان دفتر تعلیمات: ۵ر جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ)

(**نوٹ**: تمام مدارس اوّلاً طلبہ کو موبائل رکھنے کی اجازت نہ دیں، اگر مجبوری ہو تو ان شرائط کے ساتھ اجازت دیں)

جامعہ اور شاخہائے جامعہ کے تمام طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جامعہ کی حدود میں موبائل فون رکھنے یا استعمال کرنے کا ضابطہ درج ذیل ہے:

① اسمارٹ فون کا استعمال قطعاً ممنوع ہے، اگر کسی بھی طالب علم کے پاس کسی بھی وقت، تعلیمی یا غیر تعلیمی اوقات میں اسمارٹ فون پایا گیا تو اس طالب علم کا فوری اخراج کر دیا جائے گا۔ ② طالب علم کے لئے سوشل میڈیا (واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر، انسٹاگرام، یوٹیوب، ٹک ٹاک، وغیرہ) پر کسی بھی قسم کی سرگرمی یا اکاؤنٹ یا گروپ بنانا قابلِ اخراج جرم ہے۔ ③ سادہ موبائل کا استعمال بھی تعلیمی اوقات اور مغرب تا رات ۱۰:۳۰ کے دوران منع ہے۔ ④ البتہ سادہ موبائل (بغیر میموری کارڈ) روزانہ صرف عصر تا مغرب اور جمعرات کی عصر سے جمعہ کی مغرب تک استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔ ⑤ رہائشی طلبہ، سادہ موبائل بھی دارالاقامہ میں رکھیں، درس گاہ میں موبائل لانا قطعاً ممنوع ہے۔ ⑥ غیر رہائشی طلبہ جامعہ پہنچ کر سادہ موبائل دفتر میں جمع کرائیں اور چھٹی کے وقت وصول کریں۔ ⑦ جن طلبہ کو عصر تا مغرب کے علاوہ گھر سے رابطہ کی ضرورت ہو، وہ طلبہ اپنے ناظم دارالاقامہ یا درس گاہ کے نگران استاد کا نمبر دے سکتے ہیں۔ ⑧ طلبہ کے موبائل کسی بھی وقت چیک کئے جاسکتے ہیں، ان میں کسی قسم کی نامناسب چیز ہوئی تو سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

﴾ضروری اعلان جامعہ دار العلوم، کراچی﴿

(عمید الدراسات ۱۴۴۲ھ)

حسبِ ہدایت حضرت نائب صدر صاحب (شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی)
تمام طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ:

① طلبہ کے لئے تصویری موبائل فون کا استعمال بالکلیہ ممنوع ہے، نہ درسگاہ میں اس کی اجازت ہے اور نہ ہی دار الاقامہ میں، البتہ سادہ موبائل بغیر میموری کارڈ کے غیر تعلیمی اوقات میں بوقتِ ضرورت استعمال کرنے کی اجازت ہے، لیکن درسگاہوں میں سادہ موبائل لانا بھی ممنوع ہے۔

② جن کے پاس تصویری موبائل ہوں وہ انہیں گھر بھیج دیں یا دار الاقامہ میں جمع کرا دیں۔

③ رات کے اوقات میں راستوں پر، یا مغربی اور شمالی چمن میں یا میدانوں کی طرف موبائل لے کر تنہا پھرنا بھی ممنوع ہے۔

④ جامعہ دار العلوم کے طلبہ کو دورانِ تعلیم کسی بھی قسم کا آفیشل پیج یا سوشل میڈیا اکاؤنٹ بنانے کی ممانعت ہے۔

⑤ تمام طلبہ ان ہدایات پر سختی سے عمل کریں، تصویری موبائل پائے جانے کی صورت میں سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی، جو کہ تعلیمی سال کے اختتام تک یہ موبائل ضبط کرنے یا فوری اخراج کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔

⑥ موبائل فون پر کسی بھی قسم کی سیاسی پیغام رسانی (میسجنگ) اور تبصرے کرنا ممنوع ہے، خلاف ورزی کی صورت میں اخراج کر دیا جائے گا۔

(جاری ہے)

☆☆☆ حصہ اول ختم ہوا ☆☆☆

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

مدرسہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ گلستانِ جوہر بلاک ۱۲ کراچی پاکستان

مرکز الافتاء والارشاد

(مرکز الافتاء والارشاد، غرفۃ السالکین، گلستانِ جوہر کراچی)

فقہی مسائل اور اُن کا حل

پریشانی کے موقع پر قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرنے کا حکم

سوال جب مجھے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے اور میں والدہ محترمہ کی قبر پر جاتا ہوں ایصالِ ثواب کے لیے تو میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانی دور فرما دیتے ہیں۔

جواب واضح رہے کہ ایصالِ ثواب کرنا زندہ اور مردہ کے لئے درست بلکہ مستحسن ہے، مگر اس میں کسی دن، وقت، ہیئت اور چیز کی تعیین و تخصیص نہیں بلکہ جس وقت دینا چاہیں نفلی عبادات، تلاوت قرآن یا منقول وظائف وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے، البتہ قبرستان جانے کے بارے میں حدیث مبارکہ میں ہے:

''جو شخص ہر جمعہ کے روز (یا ہفتہ میں کسی بھی ایک دن) اپنے ماں باپ یا ان میں کوئی ایک کی قبر جائے (اور وہاں جا کر ان کے لیے دعاءِ مغفرت اور ایصالِ ثواب کرے) تو اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور اسے (نامہ اعمال) اپنے والدین کے ساتھ لکھا جاتا ہے''۔ (مظاہرِ حق)

نیز قبرستان جانے سے فکر آخرت ہوتی ہے، لہٰذا آپ کا صرف پریشانی کے وقت والدہ کی قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرنا درست ہے، لیکن اسی وقت کو لازم سمجھنا اور اللہ تعالیٰ کی مشکل کشائی کو اسی کے ساتھ مختص سمجھنا درست نہیں۔

مقروض شخص کا حج ادا کرنے کا حکم

سوال حج پر جانے والے شخص کے لئے قرضوں کی ادائیگی ضروری ہے، ایک شخص نے سودی بینک سے لون اٹھایا ہوا ہے قسط وار ادائیگی کرتا رہتا ہے، کچھ اقساط باقی ہیں، اب یہ شخص حج کو جا سکتا ہے؟

جواب واضح رہے کہ حج کیلئے ضروری ہے کہ کسی شخص کے پاس اتنی رقم ہو کہ مکہ آنے جانے کا اور حج کے دوران وسط درجہ کا سفر خرچ اور وہاں سے واپسی آنے تک جن کی کفالت اس کے ذمہ ہے ان کا گزر بسر کا

خرچہ نکل سکے، اگر یہ شخص مقروض ہے تو موجودہ رقم سے (اگرچہ یہ قرض قسط وار کی صورت میں کیوں نہ ہو) اپنے قرض کو منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم سے اگر یہ خرچ پورا ہوسکتا ہے تو اس پر حج فرض ہوگا ورنہ نہیں، اگر یہ شخص قرض ادا کیے بغیر فرض کی نیت سے حج ادا کرے تو اس کے ذمہ سے فرض حج ادا ہوگا۔ لہٰذا مذکورہ تفصیل کے مطابق اگر اس پر حج فرض ہے تو فوری طور پر ادا کرنا لازم ہے۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ سودی بنیاد پر لون لینا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، جس سے بچنا لازم اور ضروری ہے۔

اولاد میں برابری کا حکم

سوال اپنی اولاد میں برابری کا سلوک کرنے کے حوالے سے شریعت کے کیا احکام ہیں، کیا والدین کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ پیار ہے تو اس کو زیادہ توجہ دیں۔ اس پر زیادہ خرچہ کریں اور دوسرے پر کم؟

جواب واضح رہے کہ شریعت نے والدین کو اولاد میں برابری کرنے کا ان تمام چیزوں میں جو ان کے طاقت میں ہیں ذمہ دار بنایا ہے، لہٰذا رویہ اور سلوک میں تو سب کے ساتھ برابری ہی کرنی ہے مگر کسی سے زیادہ پیار ہونا یہ ایک طبعی چیز ہے جو ان کے بس سے باہر ہے لہٰذا اس معاملے میں وہ معذور شمار ہونگے۔ اور اگر والدین اولاد میں سے کسی کو اس کی ضرورت، خدمت یا نیکی کی بناء پر کچھ زیادہ خرچہ دیں تو شرعاً جائز ہے، لیکن کسی کو نقصان پہنچانے کیلئے دوسرے کو سارا یا زیادہ مال دیں تو یہ جائز نہیں۔

نماز میں رکعت کی تعداد بھول جانا

سوال مفتی صاحب نماز پڑھتا ہوں مجھ سے رکعتیں بھول جاتی ہیں۔

جواب نماز میں رکعات کی تعداد اگر کوئی بھول جائے تو اسکے حکم کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ، اگر زندگی میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے یا بہت کم ہی ایسا ہوتا ہے تو نماز توڑ کر دوبارہ پڑھے، اور اگر ایسا ہوتا رہتا ہے تو جس رکعت کا غالب گمان ہو اس پر عمل کرے (مثلاً: دو اور تین میں اگر شک ہوا تو اگر غالب گمان تین کا ہے تو تین رکعات شمار کرے، اگر دو کا ہے تو دو شمار کرے)، اگر غالب گمان بھی کسی رکعت کے بارے میں نہیں ہے تو کم پر بنا کرے (یعنی اگر دو اور تین میں شک ہے تو دو رکعات شمار کرکے اس کے مطابق نماز پوری کرے) اور ہر رکعت میں التحیات میں بیٹھے اور آخر میں سجدہ کرکے سلام پھیر کر نماز پوری کرلے۔

(طالبین حق کے منتخب اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات)

تربیتِ طالبینِ خدا

عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

حصولِ مقام اولیائے صدیقین

حال: حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیانات میں وہ جن مقامات اولیاء کا تذکرہ کرتے ہیں تو کیا ہم جس ماحول میں رہتے ہیں جس میں ہر طرف گناہ ہی گناہ ہے اور ہم بھی بے شمار غلطیاں کرتے ہیں، تو کیا ایسے ماحول میں اک شخص اس مقام تک پہنچ سکتا ہے؟

جواب: اس ولایت کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔ پس فرض واجب سنت مؤکدہ کا اہتمام اور ہر گناہ سے بچا جائے۔ باقی ہم معصوم نہیں۔ گناہ کرنا نہیں اگر ہو جائے تو بغیر توبہ کے نہیں رہنا۔ فرانس میں نوجوانوں نے حضرت والا سے کہا کہ حضرت یہاں ہر طرف فحاشی عریانی ہے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر فحاشی عریانی ہے تو حلوۂ ایمانی کی بھی فراوانی ہے۔ محنت اور ہمت نہ چھوڑیں۔ اصلاح میں لگے رہے اگر کاملین میں نہ سہی تو تائبین میں اللہ تعالیٰ ضرور اٹھائیں گے اور وہ بھی بہت بڑا درجہ ہے۔

حال: حضرت آپ کی دعاؤں، تربیت، صحبت کی وجہ سے الحمدللہ بہت چیزوں سے چھٹکارا مل گیا ہے، لیکن پھر بھی جب کبھی خطا ہو جاتی ہے تو اس مقام کے بارے میں ناامید ہو جاتا ہوں۔

جواب: دل وجان سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سو فیصد تقویٰ والی حیات عطا فرمائے مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے ؎

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے، گر کر اُٹھے، اُٹھ کر چلے

برائی کا بدلہ اچھائی سے دیجیے!

حال: کافی عرصے سے بہت پریشان کن اور ڈراؤنے خواب آرہے ہیں۔ وسوسے کی بیماری شدید ہے ہر وقت دل میں ڈر اور دماغ میں منفی سوچیں آتی رہتی ہیں۔

جواب: حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، جب کوئی برا خواب دیکھیں تو بائیں جانب تین بار تھتکار دیں اور کروٹ بدل کر اعوذ باللہ پڑھ کر سو جائیں۔ یہ سوچا کریں کہ حق تعالیٰ آپ پر بہت مہربان ہیں۔

حال: حضرت سسرال والوں کے ساتھ الگ پورشن میں رہتی ہوں، حضرت میں کچن کا کام نہیں کرتی تھی میرے اندر ڈر خوف، نہ سمجھ آنے والی جھجک تھی۔ ایک دن مجھ سے ساس نند لڑی اور مجھے مارا اس دن سے مجھے ان سے شدید نفرت ہوگئی۔ اصلاح فرمائیں میں کیا کروں؟

جواب: برائی کا بدلہ بھلائی سے دیں ماضی کو بھول جائیں اور دل کو صاف رکھیں بتکلف اچھے اخلاق سے رہیں۔

حال: حضرت میرا سسرال والوں سے اور ان کا مجھ سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں رہا۔ دعا کر دیجئے، اللہ پاک مجھے ہدایت عطا فرمائے اور میرے دل سے نفرت اور غصہ نکال دے، میرے زوج سے ہر وقت لڑائی رہتی ہے، سسرال کے مارنے کی وجہ سے وہ گھر والوں کو کچھ کہتے ہی نہیں۔ میرے شوہر میرا خیال بھی کرتے ہیں پر گھر والوں سے بھی تعلقات بحال ہے ان کو کچھ کہتے ہی نہیں۔ حضرت دعا کر دیجئے، میں بہت اللہ سے ہدایت مانگتی ہوں۔ نہیں مل رہی۔ دعا کر دیں اللہ پاک مجھے معاف فرما دیں، اللہ والی اور اللہ والوں سے محبت عطا فرما دے۔

جواب: خود رائی تباہی کا راستہ ہے آپ خود رائی کا شکار ہوئی، بہر حال ماضی کو بھول جائیں اور اصلاحی رابطہ مضبوط رکھیں سب سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ شوہر سے ان کی والدہ یا بہنوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں، اس پر شکر ادا کریں کہ آپ کے زوج آپ سے محبت کرتے ہیں، جملہ مقاصد حسنہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

☆☆☆

☆

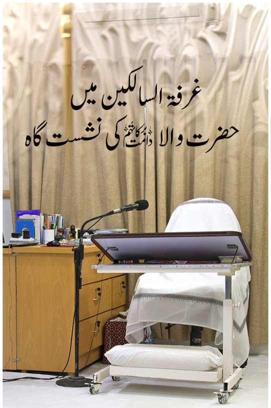

ادارہ

خانقاہ

غرفۃ السالکین کراچی کے شب و روز

اکابر اہل علم اور اہل اللہ کی آمد

☆ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں جامعہ نعمانیہ چارسدہ KPK کے مہتمم اور استاذِ حدیث حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب مدظلہم حضرت والا سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ''جامعہ نعمانیہ'' چارسدہ کا ایک بڑا مدرسہ ہے جہاں اس سال صرف دورۂ حدیث میں گیارہ سو طلباء پڑھ رہے ہیں، حضرت والا نے حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب مدظلہ کا اکرام فرمایا، حضرت مولانا نے بھی حضرت والا سے بہت محبت کا اظہار فرمایا۔ دورانِ گفتگو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠﴾

(سورۃ اٰل عمرٰن: آیۃ ۱۵۹)

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کیا۔ اگر تم سخت مزاج اور سخت دل والے ہوتے تو یہ تمہارے آس پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہو جاتے۔

یہی نرمی کی مبارک صفت اللہ تعالیٰ نے حضرت والا شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب کو بھی عطا فرمائی ہے جس کی وجہ سے سب متعلقین اور احباب حضرت والا سے محبت کرتے ہیں، چپکے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایہ سلامت رکھیں۔ دورانِ گفتگو یہ بھی فرمایا: ''حضرت والا کی کتاب اسمارٹ فون سے بہت استفادہ کیا، دوستوں کو بھی بتاتا رہتا ہوں، عوام تو عوام، بعضے خواص بھی اس فتنے میں مبتلا ہیں۔''

☆ عید الفطر کے دوسرے دن کراچی میں تبلیغی جماعت کے بزرگانِ دین حضرت ڈاکٹر نوشاد صاحب مدظلہ اور شفیق صاحب مع احباب ظہر سے قبل حضرت والا مدظلہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے، الحمدللہ! کئی برس سے معمول ہے کہ یہ حضرات شفقت فرماتے ہیں اور حضرت والا سے بہت محبت کا اظہار فرماتے رہتے ہیں، خود حضرت والا بھی ان کی تشریف آوری سے بہت مسرور ہوتے ہیں۔

مدرسہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ (گلستانِ جوہر کراچی) نئے تعلیمی سال ۱۴۴۵ھ کا آغاز

عارف باللہ حضرت شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم کی زیرِ سرپرستی مدرسہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ میں درسِ نظامی کے درجات: اولیٰ، ثانیہ، ثالثہ، رابعہ اور تخصص فی الافتاء میں بروز اتوار ۲۱ اپریل ۲۰۲۴ء داخلوں کا آغاز ہوا جو ۲۹ اپریل تک جاری رہے، ماشاء اللہ طلبہ کرام کا بہت رجوع رہا امسال اللہ کے فضل و کرم سے مدرسہ ایک نئی عمارت میں منتقل ہوگیا ہے اور مدرسہ کے نئے داخلے اسی جدید عمارت میں ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسے کو قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین!

حضرت والا رحمہ اللہ کے دو خلفاء کرام کا وصال

شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو خلفاء کرام کا مختلف مقام پر ایک ہی روز وصال ہوا اور دونوں کو جمعہ کا مبارک دن ملا:

(۱) حضرت حافظ سمیع اللہ صاحب، سعودی عرب:

حضرت حافظ صاحب، شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم مریدین اور خلفاء میں سے تھے، ۱۹۸۰ء کے اوائل میں حضرت والاؒ سے تعلق قائم کیا، طویل عرصہ خانقاہ میں مقیم رہے، پھر جب سعودی عرب منتقل ہوئے تو پابندی سے خانقاہ گلشن حاضر ہوتے تھے آخری سانس تک اپنے شیخ و مرشد سے گہرا اور والہانہ تعلق رکھا، جب حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ عمرہ کے سفر پر مکہ مکرمہ حاضر ہوتے تو حافظ صاحبؒ دل و جان سے اپنے شیخ و مرشد کی خدمت کیلئے حاضر رہتے تھے۔

حضرت حافظ صاحبؒ کچھ عرصے سے بیمار تھے، علاج جاری تھا، بروز جمعۃ المبارک ۲۶ اپریل ۲۰۲۴ء، جدہ میں وصال ہوا اور وہیں تدفین ہوئی۔

(۲) حضرت مولانا یونس سورتی صاحب، لیسٹر، برطانیہ:

شیخ الحدیث حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب دامت برکاتہم کے برادر محترم حضرت مولانا یونس بندے الٰہی سورتی صاحب جو لیسٹر برطانیہ میں رہائش پذیر تھے، ان کا انتقال بھی میں بروز جمعۃ المبارک ۲۶ اپریل کو ہندوستان میں اپنے آبائی شہر سورت میں ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی کامل مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے! آمین۔

مسجد اختر (گلستانِ جوہر) میں ڈاکٹروں کا جوڑ

یکم مئی ۲۰۲۴ء ظہر میں تقریباً ۱۵۰ کے قریب ڈاکٹرز کا مسجد اختر (گلستانِ جوہر) میں جوڑ رکھا گیا تھا اس موقع پر مسجد اختر میں حضرت والا کا بیان بھی ہوا، جس سے آنے ڈاکٹر حضرات نے بہت نفع محسوس کیا الحمدللہ۔

دینی واصلاحی سفر سندھ: مئی ۲۰۲۴ء

بروز جمعۃ المبارک ۳ مئی ۲۰۲۴ء حضرت والا مع احباب حیدرآباد، ٹنڈوجام، ٹنڈو الٰہیار اور مٹیاری کی طرف دینی واصلاحی بیانات کے لئے روانہ ہوئے ہیں، وہاں حضرت والا نے بہت درد بھرے بیانات ہورہے ہیں، جس میں کثیر تعداد میں طلبہ، علماء اور مفتیان کرام اور عوام الناس شریک ہورہے ہیں، بیانات کے علاوہ رات گئے تک دینی مجالس کا سلسلہ بھی جاری ہے، حضرت والا دامت برکاتہم اپنا آرام کم کرکے آنے والے احباب کو وقت دے رہے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے شمارے میں حالیہ سفر کی مختصر روداد شائع کی جائے گی، اللہ تعالیٰ حضرت والا دامت برکاتہم کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سفر کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے، خوب دین کا عظیم الشان کام لے اور عافیت سے واپسی ہو۔ آمین یارب العالمین!

☆☆☆☆☆☆
☆☆☆
☆

زندگی کا ویزا

زندگی کا عجیب ہے ویزا — کب بلالے خدا نہیں معلوم
اس میں توسیع بھی ہے ناممکن — اور ہے میعاد کیا، نہیں معلوم

صدیقِ زمانہ قلندرِ وقت حضرت اقدس شاہ سید عشرت جمیل میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اظہارِ تشکر

الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل و کرم اور احباب و مخلصین کی دعاؤں اور تعاون سے مدرسہ کی تعمیرات تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ ادارہ تمام احبابِ مالیہ، بدنیہ، دعائیہ کا دل و جان سے شکر گزار ہے۔

عظیم الشان صدقہ جاریہ

میں حصہ لینے کا سنہری موقع

تعمیراتی کام تسلسل سے جاری رکھنے کیلئے لیا گیا

قرضہ

تخمینہ 2½ ڈھائی کروڑ روپے

مدرسے کی بجلی کی ضروریات کیلئے

جنریٹر **سولر پینل**

تخمینہ 1½ ڈیڑھ کروڑ روپے

اس اعلان کا مقصد ایک تو مزید دعا کی گزارش کرنا ہے نیز ایسے عظیم صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کے خواہش مند محبین کو اطلاع بھی کرنا ہے!

مسجد اختر غرفۃ السالکین C-96 گلستانِ جوہر بلاک 12 نزد سندھ بلوچ سوسائٹی، گیٹ 2، کراچی پاکستان

Ghurfa tus Saliken Welfare Society
Meezan Bank (Bombay Bazar Branch, KHI)

اکاؤنٹ نمبر: 0180 0101616595

نوٹ: اکاؤنٹ میں رقم منتقل کرنے کے بعد سلپ اس نمبر پر ارسال فرمائیں +92 332 3158542

ادارہ تالیفاتِ اختریہ

جدید مطبوعات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی کتابیں مفت حاصل کرنے کے لئے 0334-3217128 پر اپنا مکمل پتا میسج کریں

Ghurfa

www.HazratFerozMemon.org